۱۲۷

۲۶

۹۱/۷۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں

کہ امجد نے مبلغ ایک لاکھ روپے بنک میں رکھی تھی

ایک دن اس نے وہ رقم بنک سے نکالنے کی چیک دے دی

تو بنک منیجر نے غلطی سے ساڑھے تین لاکھ روپے دے دی

اب زیر طلب یہ بات ہے کہ امجد اس رقم کو واپس کرنا چاہتا

ہے مگر واپس کرنے کی صورت میں بنک والے اس سے مزید

رقم لیتے ہیں یعنی دو کے بجائے پانچ لاکھ رہے ہیں کیا

اس صورت میں امجد یہ رقم خود استعمال کر سکتا ہے یا نہیں

اور دوسرے عام محتاج کو دے سکتا ہے یا نہیں اگر خود بھی نہیں

کھا سکتا ہے اور دوسرے کسی کو بھی نہیں دے سکتا ہے تو پھر اس رقم

کو کہاں صرف کرے گا ایک بات یہ بھی چلتا ہے کہ حکومت وقت سے اگر کسی

بھی طریقے سے مال کھا سکتا ہے بغیر چوری کے اس کا کیا حکم ہے

قرآن و حدیث کی روشنی میں بندہ کو مطلع فرمائیں

آپ کی نہایت مہربانی ہوگی

العارض متعلم محمد نواز ولد ظہور احمد شریک دورہ حدیث

0343-5859052 کمرہ نمبر 70 محمود منزل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

امجد پر لازم ہے کہ اپنی رقم سے زائد رقم بینک کو واپس کرے اور بینک والوں کا اس رقم پر مزید کا مطالبہ کرنا خالص ظلم ہے نیز ! حکومت وقت کا مال ناجائز طریقے سے استعمال کرنا جائز نہیں ہے یہ غصب یا چوری شمار ہوگا جوکہ ناجائز اور حرام ہے

والوديعة تارة تكون بالصريح الإيجاب والقبول و تارة بالدلالة ...... والدلالة إذا وضع عنده متاعاً ولم يقل شيئاً أو قال هذا وديعة عندك وسكت الآخر صار مودعا حتى لو غاب الآخر فضاع ضمن لأنه إيداع وقبول عرفا كذا في خزانة المفتين.

(الفتاوى العالمگيرية، كتاب الوديعة، الباب الأول ۴/ ۳۳۸، رشيدية)

(الدر مع الرد، كتاب الإيداع، ۸/ ۵۲۶، ۵۲۷، دار المعرفة)

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الظلم ظلمات يوم القيامة.

(مشكوة المصابيح، كتاب الآداب، باب الظلم، الفصل الأول، رقم ۵۱۲۳، ۲/ ۳۳۶، دار الكتب العلمية)

فقط

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ:

محمد راشد ڈسکوی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

بالجامعۃ الفاروقیۃ بکراتشی

۲۴/ ۱۲/ ۳۰ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

یوسف افشانی

۲۶/ ۱۲/ ۳۰ھ

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی پاکستان